لا تقبلوا علینا حدیثا الا ما وافق القرآن والسنۃ

فرمان امام جعفرؑ

ترجمہ

ہماری طرف وہی حدیث قبول کرو جو قرآن اور سنت کے موافق ہو۔ (شیعوں کی معتبر کتاب رجال کشی ص ۱۹۵)

فقہ جعفریہ

جلد چہارم

باب اول:	فقہ حنفی پر اصولی اعتراضات
باب دوم:	امام اعظم ابو حنیفہ کے مناقب۔
باب سوم:	فقہ حنفی کی جزئیات پر اعتراضات کا رد۔

تالیف

مناظر اسلام شیخ الحدیث مولانا محمد علی صاحب مدظلہ العالی

مکتبہ نوریہ حسینیہ بالمقابل رسولیہ شیرازیہ امیر روڈ بلال گنج لاہور فون ۲۲۴۲۳۹

marfat.com

اعتراض نمبر ۱۸

سنیوں کا ایک اور راوی عبداللہ بن عمر ہے جس نے یزید پلید کی بیعت کی تھی

سنیوں بھائیوں کا ایک راوی عبداللہ بن عمر بھی ہے۔ بخاری شریف کتاب الفتن میں لکھا ہے۔ کہ اسی عبداللہ نے یزید کی بیعت کی تھی۔ پس یزید پلید کی بیعت کرنے والا راوی فقہ حنفیہ کو مبارک ہو۔ اگر ضرورت پڑی تو ہم طبقہ ثانی کے رواۃ مثلاً مجاہد عکرمہ، حسن بصری، عطاء ابن رباح وغیرہ کے بھی پول کھولیں گے۔

(حقیقت فقہ حنفیہ ص ۲۶)

جواب:

نجفی نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کا نقص یہ بیان کیا۔ کہ انہوں نے یزید پلید کی بیعت کر لی تھی۔ لہٰذا وہ ثقہ راوی نہ رہے۔ اس کا الزامی جواب یوں ہے۔ کہ اگر عبداللہ بن عمر نے یزید کی بیعت کی تھی۔ تو امام زین العابدین رضی اللہ عنہ نے بھی تو ایسا ہی کیا تھا۔ ذرا اپنی کتب سے اس کو ملاحظہ تو کرو۔

روضہ کافی:

ثُمَّ أَرْسَلَ إِلَى عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ فَقَالَ لَهُ مِثْلَ مَقَالَتِهِ لِلْقُرَشِيِّ فَقَالَ لَهُ عَلِيُّ ابْنُ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ أَرَأَيْتَ إِنْ لَمْ أُقِرَّ لَكَ أَلَيْسَ تَقْتُلُنِي كَمَا قَتَلْتَ الرَّجُلَ بِالْأَمْسِ فَقَالَ لَهُ يَزِيدُ لَعَنَهُ اللَّهُ بَلَى فَقَالَ لَهُ عَلِيُّ ابْنُ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ

فَقَدْ اَقْرَرْتَ لَكَ بِمَا سَئَلْتَ۔

(روضۃ کافی جلد ۸ ص ۲۳۵ حدیث یزید
مع علی بن الحسین۔ مطبوعہ تہران جدید)

ترجمہ:

ایک قریشی کو یزید نے بلا کر اپنی بیعت کرنے کو کہا۔ اس نے انکار کر دیا۔ اس کے بعد یزید نے اُسے قتل کروا دیا۔ پھر ایک آدمی یزید نے امام زین العابدین کی طرف بھیجا۔ اور انہیں بھی وہی پیغام بھجوایا۔ جو قریشی کو کہا جا چکا تھا۔ اس کے جواب میں امام زین العابدین نے کہا۔ کیا خیال ہے اگر میں تیری بیعت کا اقرار نہ کروں۔ تو میرے ساتھ بھی وہی کچھ ہو گا جو قریشی نوجوان کے ساتھ ہو چکا ہے؟ یزید نے کہا۔ ہاں۔ پھر امام زین العابدین نے اسے کہا اچھا جو چاہتے ہو میں اس کا اقرار کرتا ہوں۔ (یعنی تیری بیعت قبول ہے۔

جب یہ بیعت ہو گئی۔ تو پھر عمر بھر امام زین العابدین نے اسے توڑا نہیں۔ اس کے علاوہ کتب شیعہ میں یہاں تک موجود ہے۔ کہ جب واقعہ حرّہ میں یزید نے مدینہ منورہ پر حملہ کرنے کا حکم دیا تو ساتھ ہی یہ بھی کہا تھا۔ کہ امام زین العابدین اور ان کے گھرانے کے افراد کو کچھ نہ کہا جائے۔ یہی نہیں۔ ذرا اس سے بھی آگے چلئے۔ کہ مدینہ منورہ پر حملہ کرنے والا مشرف نامی کمانڈر جب قتل وغارت سے فارغ ہوا۔ تو امام زین العابدین اس کے پاس تشریف لائے۔ اور پھر جس کی انہوں نے سفارش کی مشرف نے اسے بھی چھوڑ دیا

ہرآں کہ حضرت شفاعت کرد مشرف بجہت آنحضرت از او در گزشت۔ و مکرماً از نزد او بیروں رفت

(منتہی الامال جلد ۲ ص ۴۰

اور چھوڑنے کے ساتھ ساتھ اس کی بڑی عزت کی۔ اب امام زین العابدین رضی اللہ عنہ کے بارے میں نجفی صاحب آپ کا کیا فتویٰ ہے۔ ذرا دل تھام کر یزید پلید کی بیعت کرنے کے ارادے پر امام حسین رضی اللہ عنہ کا قول بھی سن لیا جائے۔ جن کی شہادت نے اُسے پلید کر دیا۔ تمہاری کتابوں میں امام حسین رضی اللہ عنہ کا بیعت یزید کی پیش کش کرنا یوں منقول ہے۔

تلخیص الشافی:

وقد روی انہ علیہ السلام قال لعمر ابن سعد اِخْتَارُوْا مِنِّیْ اِمَّا الرُّجُوْعَ اِلَی الْمَکَانِ الَّذِیْ اَقْبَلْتُ مِنْہُ اَوْ اَنْ اَضَعَ یَدِیْ عَلٰی یَدِ یَزِیْدَ فَھُوَ ابْنُ عَمِّیْ یَرٰی فِیْ رَایِہٖ وَ اِمَّا اَنْ تُسَیِّرُوْنِیْ اِلٰی ثَغْرٍ مِنْ ثُغُوْرِ الْمُسْلِمِیْنَ فَاَکُوْنَ رَجُلًا مِنْ اَھْلِہٖ لِیْ مَا لَہٗ وَعَلَیَّ مَا عَلَیْہِ۔

(تلخیص الشافی جلد ۴ ص ۱۸۶

مطبوعہ قم ایران)

ترجمہ:

مروی ہے۔ کہ امام حسین رضی اللہ عنہ نے ابن عمر سعد سے کہا میرے لیے تین باتوں میں سے کوئی ایک بات تم پسند کرو۔ ۱۔ اس جگہ واپس چلا جاؤں۔ جہاں سے آیا ہوں۔ ۲۔ میں اپنا ہاتھ یزید کے ہاتھ پر رکھ دوں (بیعت کر لوں) آخر وہ میرے چچا کا بیٹا ہے۔ اس سے میرے لیے اچھا ہی سوچا ہو گا۔ ۳۔ یا کسی قلعہ میں لے چلو۔ تاکہ پھر ان قلعہ بندوں کے نفع و نقصان میں بھی شریک ہو جاؤں۔

لمحہ فکریہ:

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ یزید کی بیعت کرنے کی وجہ سے معیوب راوی ہوگئے یہی کام امام زین العابدین رضی اللہ عنہ نے کیا۔ اسی کے لیے امام حسین رضی اللہ عنہ نے آمادگی فرمائی۔ اب یہ دونوں حضرات روایات حدیث میں کیا مقام رکھتے ہیں۔ کیا ان کے حق میں بھی وہی کلمات کہے گا۔ جو عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں اس نے کہے ہیں۔ بالاختصار جواب مذکور ہوا۔ اگر تفصیل درکار ہے تو پھر ہماری تصنیف عقائد جعفریہ جلد دوم ص، ۵۴ تا ۸، ۴ ملاحظہ کریں۔ انشاء اللہ تسلی ہو جائے گی۔

فاعتبروا یا اولی الابصار